© rasailojaraid.com

اسلام اور سامانِ تعیش

مولانا سید جلال الدین عمری

(۱)

قرآن شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی لذتوں اور عیش و عشرت میں انہماک انسان کو حق سے پھیر دیتا ہے۔ وہ اس کے لیے آمادہ نہیں ہوتا کہ خدا کا بندہ بن کر رہے اور اس کے احکام کی اطاعت کرے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید کہتا ہے کہ ہر دور کے مترفین[۱] نے حق کا انکار کیا ہے۔ ان کی عیش و عشرت اور خوش حالی حق کو قبول کرنے کی راہ میں رکاوٹ رہی ہے۔ اور انھوں نے تقویٰ و طہارت کی جگہ فسق و فجور اور معصیت کی زندگی کو ترجیح دی ہے۔ سورۂ اسراء میں ہے:۔

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝ (بنی اسرائیل: ۱۶)

جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو (پہلے) اس کے خوش حال لوگوں کو (اللہ کی عبادت اور اطاعت) کا حکم دیتے ہیں لیکن جب وہ اس میں نافرمانی کی روش اختیار کرتے ہیں تو اس بستی پر (عذاب کا) فیصلہ ہو جاتا ہے اور ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

---

[۱] قاموس (مادہ ترف) میں ہے اترفتہ النعمۃ اطغتہ و نعمتہ۔۔۔ والمترف المتروک یصنع مایشاء ولا یمنع والمتنعم لا یمنع من تنعمہ والجبار۔ مطلب یہ کہ اتراف میں سرکشی اور خوش حالی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مترف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو من مانی کرے اور کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہ ہو اور اس خوش حال شخص کو بھی مترف کہا جاتا ہے جس کے عیش و عشرت میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اسی طرح سرکش اور متکبر انسان کو بھی مترف کہا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسری جگہ فرمایا:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ (السبا: ۳۴)

ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس کے خوش حال لوگوں نے کہا کہ جو دین تم لائے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔

عیش کوشی اور دنیا پرستی کا ردعمل تاریخ میں ترک دنیا کی شکل میں ہوا ہے۔ جو لوگ اس ردعمل کا شکار ہوئے انہوں نے انسان کی بنیادی ضرورتوں اور فطری تقاضوں تک سے انکار کردیا اور رہبانیت کی طرف چل پڑے۔ لیکن تعیش کی طرح رہبانیت کے ہاتھوں بھی انسانی تہذیب کو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ رہبانیت انسان کی امنگوں اور حوصلوں کو کچل دیتی ہے اور تہذیب و تمدن کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے

اسلام نہ تو تعیش والی زندگی پسند کرتا ہے اور نہ ترک دنیا اور رہبانیت کو صحیح سمجھتا ہے۔ اس نے ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی ہے۔ اس سے بحث کا یہ موقع نہیں ہے۔ یہاں ہم سامان تعیش کے بارے میں اس کا نقطہ نظر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس نے سونے۔ چاندی اور ریشم کے بارے میں تفصیلی احکام دئے ہیں۔ ان احکام کی روشنی میں دوسرے اسباب تعیش کے سلسلہ میں بھی اس کا رویہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔

سونے چاندی کے برتن

دنیا کے امیروں۔ رئیسوں اور بادشاہوں نے اپنا معیار زندگی اتنا بلند رکھا کہ غریبوں کا طائر خیال بھی وہاں نہیں پہونچ سکتا تھا۔ ان کے عشرت کدوں کی زیبائش و آرائش زر و جواہر اور ریشم و اطلس سے ہوتی تھی، ان کے رہن سہن کا انداز اور طور طریق عام لوگوں سے بالکل مختلف ہوتا تھا۔ ان کی عشرت کا مظاہرہ جن چیزوں سے ہوتا تھا ان میں ایک چیز یہ بھی تھی کہ وہ اپنے کھانے پینے اور دوسری ضرورتوں کے لئے کم قیمت برتنوں کا استعمال پسند نہیں کرتے تھے اور سونے چاندی کے بیش بہا برتن استعمال کرتے تھے۔ اسلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے کہا یہ تعیش دنیا پرست اور آخرت فراموش لوگوں کا شیوۂ زندگی ہے۔ خدا اور رسول کے ماننے والوں کو اس سے احتراز کرنا چاہیئے۔ حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

الذی یشرب فی اناء الفضۃ انما یجرجر فی بطنہ نار جہنم [۱]	جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

اس روایت میں پینے کے لئے چاندی کے برتن استعمال کرنے پر جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ لیکن یہی روایت دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "جو شخص سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے" [۲]

حضرت ابو حذیفہ عراق کے شہر مدائن کے گورنر تھے۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ انھوں نے پانی مانگا تو ایک دہقان [۳] (کسانوں کے سردار) نے چاندی کے پیالہ میں پانی پیش کیا۔ حضرت ابو حذیفہؓ نے پیالہ پھینک دیا اور کہا میں نے پہلے بھی اسے منع کیا تھا کہ وہ مجھے چاندی کے برتن میں پانی نہ پلائے۔ لیکن وہ باز نہیں آیا۔ پھر فرمایا:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھانا عن الحریر والدیباج والشرب فی آنیۃ الذھب والفضۃ وقال ھن لھم فی الدنیا وھن لکم فی الآخرۃ [۴]	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج کے استعمال سے اور سونے چاندی کے برتنوں میں (کھانے) پینے سے منع کیا اور فرمایا یہ چیزیں منکرین خدا کے لئے تو دنیا میں ہیں اور تمہیں آخرت میں ملیں گی۔

---

[۱] بخاری کتاب الاشربہ، باب آنیۃ الفضۃ۔ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔

[۲] مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔ [۳] مسلم کی ایک روایت میں اسے مجوسی کہا گیا ہے۔

[۴] بخاری کتاب الاشربہ، باب آنیۃ الفضۃ۔ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔

© rasailojaraid.com

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:-

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا فانھا لھم فی الدنیا۔[1]

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ نہ تو ریشم اور دیباج پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے پیالوں میں کوئی چیز پیو۔ اسی طرح ان سے بنے ہوئے برتنوں میں مت کھاؤ اس لئے کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے تو دنیا میں ہیں (اور تمہیں آخرت میں ملیں گی)

ابن قدامہ اس کا فقہی حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

والشرب فی آنیۃ الذھب والفضۃ حرام وھذا قول اکثر اھل العلم[2]

سونے اور چاندی کے برتنوں میں (کھانا اور) پینا حرام ہے۔ اکثر اہل علم کی یہی رائے ہے۔

سونے اور چاندی کی دوسری مصنوعات

ان احادیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ کھانے پینے ہی کیلئے نہیں کسی بھی کام کے لئے سونے اور چاندی کی مصنوعات کا استعمال جائز نہیں ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی میں ہے کہ "سونے چاندی کا عطردان، ان کے چمچے ان کی سرمہ دانی اور سلائی اور چشمہ وغیرہ استعمال کرنا ناجائز ہے"۔[3] اسی طرح سونے چاندی کا قلم، دوات، آئینہ، دسترخوان، لوٹا، پیالی، گھڑی وغیرہ کا استعمال بھی ناجائز ہے۔[4]

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں "قرطبی وغیرہ نے کہا ہے کہ کھانے پینے کے لئے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے۔ کھانے پینے ہی کے حکم میں ان سے ملتے جلتے دوسرے استعمالات بھی ہیں۔ جیسے خوشبو اور سرمہ کے لئے ان سے بنی ہوئی

---

[1] مسلم، کتاب اللباس والزینۃ [2] ابن قدامہ: المغنی ۱/۳۴۳

[3] ہدایہ۔ باب الکراہیۃ ۴/۴۵۲ [4] رد المحتار علی الدر المختار ۵/۲۹۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چیزیں استعمال کرنا۔ ان کے علاوہ ان کے استعمال کی اور بھی جو صورتیں ہیں وہ سب حرام ہیں۔ یہی جمہور کا مسلک ہے [۱]

امام نووی کے بیان کے مطابق اس پر اجماع ہے کہ کھانے پینے اور پاکی صفائی کے برتن اور اسکے لئے سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے۔ اسی طرح ان کے چمچے، اگالدان، پیشاب کے برتن، سرمہ دانی، سلائی غرض سونے چاندی کے چھوٹے بڑے ہر طرح استعمال کی ساری شکلیں حرام ہیں۔ [۲]

امام ابن قیم کہتے ہیں کہ احادیث میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے کی حرمت آئی ہے لیکن یہ حرمت ان ہی دو چیزوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ان سے فائدہ اٹھانے کی ساری شکلیں اس میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے غسل یا وضو کرنا ان کو تیل یا سرمہ کے لئے استعمال کرنا (بھی) جائز نہیں ہے۔ یہ اتنی واضح بات ہے کہ اس میں کوئی بھی صاحب علم شک نہیں کر سکتا [۳]

سونے اور چاندی کے ظروف کا استعمال نہ تو مردوں کے لئے جائز ہے۔ اور نہ عورتوں کے لئے۔ اس لئے کہ احادیث میں صرف مردوں یا عورتوں کو اس سے منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان کے الفاظ عام ہیں اور دونوں ہی صنفیں ان کی مخاطب ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں :۔

ویستوی فی التحریم الرجل والمرأۃ بلا خلاف [۴] — بغیر کسی اختلاف کے مرد اور عورت دونوں ہی کے لئے یکساں ان کی حرمت ہے۔

یہی بات فقہ حنفی میں اس طرح کہی گئی ہے :۔

والرجل والمرأۃ فی ذالک سواء [۵] — حرمت کے اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر

---

[۱] فتح الباری ۱۰/۸۵ ۔ [۲] نووی: شرح مسلم مطبوعہ مصر ۱۴/۲۹ ۔ [۳] ابن قیم: اعلام الموقعین مطبوعہ ہند ۱/۵، [۴] نووی شرح مسلم ۱۴/۳۰

[۵] ابن عابدین: رد المحتار علی الدر المختار ۵/۲۹۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا یہ چیزیں رکھی جاسکتی ہیں؟

حدیث میں سونے اور چاندی کے برتنوں کے صرف استعمال سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے فقہ حنفی میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ زیب وزینت اور آرائش کے لئے وہ رکھے جاسکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کی ممانعت احادیث سے ثابت نہیں ہے کہتے ہیں سلف میں اس کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ [1]

لیکن شوافع کے نزدیک سونے اور چاندی کے ظروف سے دکانوں، مکانوں اور نشست گاہوں وغیرہ کو آراستہ کرنا حرام ہے۔ بعض شوافع نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ امام نووی شافعی المسلک ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلی رائے ہی صحیح ہے۔ مزید فرماتے ہیں بغیر استعمال کے ان برتنوں کو محض اپنے پاس رکھنے کے بارے میں دو رائیں ہیں۔ ان میں صحیح رائے یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ یہ حرام نہیں مکروہ ہے۔ [2]

فقہ حنفی میں بھی یہی موقف اختیار کیا گیا ہے۔ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں سونے چاندی کے برتنوں کا اپنے پاس رکھنا اور بنوانا حرام ہے اس لئے کہ جن چیزوں کے استعمال کو حرام قرار دیا گیا ہے ان کو استعمالی شکل میں رکھنا بھی جائز نہیں ہے بالکل اسی طرح جیسے طنبور، مزمار (اور دوسرے آلات لہو ولعب) کا استعمال بھی حرام ہے اور ان کا رکھنا بھی حرام ہے۔ یہ حرمت مردوں کے لئے بھی ہے اور عورتوں کے لئے بھی۔ [3]

سونے اور چاندی کے زیور

زیور عورت کی زیب وزینت کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے اس کے فطری حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات زیبائش و آرائش اس کے لئے مطلوب بھی ہے اس لئے شریعت نے اسے سونے اور چاندی

---

[1] رد المحتار علی الدر المختار ۵/۲۳۰۔ [2] نووی: شرح مسلم ۱۴/۳۰۔ [3] ابن قدامہ: المغنی ۱۰/۳۲۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے زیور استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں سونے اور چاندی کے زیور پہنتی تھیں۔ ان سے یہ کہا جاتا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت دی ہے تو اسے وہ اس کی راہ میں خرچ کریں۔ لیکن زیور پہننے سے منع نہیں کیا جاتا تھا۔ ایک عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب دی تو انھوں نے اپنے گلوں اور کانوں سے زیور اتار کر آپ کی خدمت میں پیش کر دئے۔ [1]

قرآن مجید نے ان لوگوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے جو دولت کے خزانے اپنے پاس رکھتے ہیں اور اسے خرچ نہیں کرتے (التوبہ: ۳۴) حضرت ام سلمہؓ سونے کا ایک زیور پہنتی تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس پر بھی 'خزانہ' کا اطلاق ہوتا ہے آپ نے فرمایا اگر یہ زکوٰۃ کی حد کو پہونچتا ہے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے تو یہ 'خزانہ' نہیں ہے۔ [2]

فقہ حنفی میں ہے کہ کھانے پینے اور تیل وغیرہ کے لئے سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی حرام ہے۔ البتہ وہ سونے چاندی اور دوسرے کسی بھی قیمتی پتھر کے بنے ہوئے زیور پہن سکتی ہیں۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ [3]

امام نووی لکھتے ہیں کہ "عورتوں کے لئے سونے کی انگوٹھیاں (اور ان کے علاوہ) سونے چاندی کے سب ہی زیور جائز ہیں، چاہے وہ شادی شدہ ہوں جوان ہوں یا بوڑھی، دولت مند ہوں یا غریب" [4]

سونے چاندی کے زیور کے استعمال کی جو اجازت شریعت نے عورت کو دی ہے

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العیدین بحوالہ بخاری و مسلم۔ [2] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکوٰۃ بحوالہ مالک و ابو داؤد۔ [3] ابن عابدین: رد المحتار علی الدر المختار ۵/۲۰۹۔ [4] نووی: شرح مسلم ۱۴/۳۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ اس نے مردوں کو نہیں دی ہے مردوں کے لئے ان کا استعمال اس نے ناجائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ قدوری میں ہے۔

ولا یجوز للرجال التحلی بالذھب ولا بالفضۃ[1]

مردوں کے لئے نہ تو سونے کا زیور پہننا جائز ہے اور نہ چاندی کا۔

وقت ضرورت سونے اور چاندی کا استعمال

شریعت نے مردوں کو سونے اور چاندی کے استعمال سے جہاں منع کیا ہے وہیں وقت ضرورت ان کے تھوڑے بہت استعمال کی اجازت بھی دی ہے۔ البتہ احادیث کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شریعت نے اس معاملہ میں سونے اور چاندی کے درمیان فرق کیا ہے اس نے جن صورتوں میں چاندی کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے ان میں بھی بسا اوقات سونے کے استعمال سے منع کیا ہے۔ شریعت کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو ضروریات چاندی سے پوری ہو سکتی ہیں ان میں سونا نہ صرف کیا جائے۔

عرفجہ بن اسعد کی ناک ایک جنگ میں کٹ گئی تھی۔ انھوں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ لیکن اس سے سڑاند پیدا ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں[2] ایک روایت میں آتا ہے کہ انھوں نے بعد میں سونے کی ناک بنوائی[3]

اس حدیث کی روایت کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں:۔

وقد روی عن غیر واحد من اھل العلم انھم شدوا اسنانھم بالذھب[4]

متعدد اہل علم سے مروی ہے کہ انھوں نے سونے سے اپنے دانت بندھوائے تھے۔

۱؎ ہدایہ، کتاب الکراہیۃ ۴/۴۵۵۔ ۲؎ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم بحوالہ ترمذی، ابوداؤد و نسائی۔ ۳؎ طحاوی: شرح معانی الآثار۔ ۴؎ ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی شد الاسنان بالذہب۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سلسلہ کی بعض اور روایات اور آثار بھی موجود ہیں۔

حضرت عمرؓ کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سونے (کے تار) سے انھیں بندھوالیں۔

حضرت انسؓ نے اپنے دانت سونے (کے تار) سے بندھوائے تھے۔

حضرت عثمانؓ نے اپنے دانت سونے سے بھروائے تھے۔

موسیٰ بن طلحہؓ نے اپنے دانت سونے سے بندھوائے تھے۔

عبداللہ بن عونؒ[1] کے بعض دانت سونے سے بندھے تھے۔

امام زہری کہتے ہیں ڈھلتے ہوئے، دانتوں کو سونے سے بندھوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

ابن قدامہ کہتے ہیں ضرورت کے وقت سونے کا استعمال جائز ہے۔ جیسے سونے کی ناک بنوائی جائے یا دانت ہل رہے ہوں تو انھیں سونے سے بندھوایا جائے۔[3]

فقہاء احناف میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی رائے یہ ہے کہ سونے اور چاندی دونوں ہی سے مصنوعی ناک، کان اور دانت بنوائے جاسکتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ اعضاء چاندی کے بھی بنوائے جاسکتے ہیں اس لئے چاندی ہی کے بنوانے چاہیئے۔ ہاں اگر اس سے کوئی خرابی پیدا ہو رہی ہو تو سونا استعمال کیا جاسکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفجہ کو سونے کی ناک بنوانے کی اسی لئے اجازت دی تھی کہ چاندی کی ناک خراب ہو گئی تھی۔[4]

---

[1] اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور خداترس بزرگ ۱۵۱ھ میں وفات پائی، تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۴۲-۱۰۸

[2] ان روایات اور آثار کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو طحاوی: ۲/۳۴۹-۳۵۰، نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ ۴/۲۳۶۔ [3] ابن قدامہ: المغنی ۱۰/۳۴۶۔ [4] ہدایہ کتاب الکراہیۃ ۴/۴۵۵ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رد المحتار علی الدر المختار ۵/۲۱۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انسان کی ایک اہم ضرورت زیبائش و آرائش ہے۔ انہی یہ ضرورت وہ سونے اور چاندی سے بھی پوری کرتا رہا ہے زیب و زینت اور آرائش کا رجحان مردوں کے مقابلہ میں عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اسلام نے ان کے اس رجحان کی اعانت کی ہے اسی وجہ سے اس نے سونے اور چاندی کے زیور کے استعمال کی ان کو اجازت دی اور مردوں کو اس سے منع کیا ہے۔ البتہ زیب و زینت کی خاطر مردوں کے لئے بھی سونے چاندی کے تھوڑے سے استعمال کو اس نے مباح قرار دیا ہے۔

سونے کی انگوٹھی زیب و زینت کے لئے جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں ان میں سونے کی انگوٹھی بھی ہے۔ صحیح ترین احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا استعمال مردوں کے لئے حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ اس کا نگ دست مبارک کے اندرونی حصہ کی طرف رہتا تھا ایک مرتبہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور یہ کہہ کر اسے پھینک دیا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام نے بھی اپنی (سونے کی) انگوٹھیاں پھینک دیں[1]

حضرت ابوھریرہؓ کی روایت ہے۔

انه نهى عن خاتم الذهب[2] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

نهى عن لبس القسى والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قرأة القرآن فى الركوع[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ریشم ملا ہوا کپڑا) اور عصفر (جس کا رنگ پیلا ہوتا ہے) سے رنگے ہوئے کپڑے اور انگوٹھی کے پہننے سے

---

[1] بخاری کتاب اللباس باب خاتم الفضۃ مسلم کتاب اللباس والزینۃ۔ [2] بخاری کتاب اللباس باب خواتیم الذہب مسلم کتاب اللباس والزینۃ [3] مسلم کتاب اللباس والزینۃ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو کھینچ کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ آگ کے شعلہ کو دیکھ کر لپکتے ہیں اور اسے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد جب آپ تشریف لے گئے تو اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو اور کسی دوسرے کام میں لے آؤ۔ لیکن اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ جس چیز کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا میں اسے ہرگز نہیں لوں گا۔[۱]

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سعد بن وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، حبیب بن سنان، حذیفہ بن یمان، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن یزید، اور ابو اسید رضؓ وغیرہ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ اسی طرح ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے بارے آتا ہے کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو مباح سمجھتے تھے اور اسے استعمال کرتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی عنایت کی اور فرمایا کہ جو چیز اللہ اور رسول نے پہنائی ہے اسے پہنو مطلب یہ کہ اس کے پہننے میں تمہیں کوئی قباحت نہیں محسوس ہونی چاہئے۔ چنانچہ وہ یہ انگوٹھی پہنتے تھے۔ حالانکہ حضرت براء رضؓ ہی نے ایک لمبی حدیث روایت کی ہے، جس میں فرماتے ہیں:۔

نھی عن خاتم الذھب او قال حلقۃ الذھب۔[۲]	آپ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا یا راوی نے یوں کہا کہ آپ نے سونے کے کڑے سے منع فرمایا۔

---

[۱] مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔ [۲] بخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذہب۔ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سونے کی انگوٹھی کے سلسلہ میں ان صحابہ کرام اور ان کے بعد کے بعض بزرگوں کے طرز عمل کی مختلف توجیہیں کی گئی ہیں۔

۱۔ ہوسکتا ہے کہ ان حضرات تک وہ حدیثیں نہ پہونچی ہوں جن میں سونے کی انگوٹھی پہننے سے صراحتاً منع کیا گیا ہے۔

۲۔ اس کا بھی امکان ہے کہ یہ احادیث ان تک پہونچی ہوں لیکن انہوں نے ان کا مطلب یہ سمجھا ہو کہ سونے کی انگوٹھی پہننا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے حرام نہیں ہے۔

۳۔ شریعت نے چونکہ چاندی کی انگوٹھی کی اجازت دی ہے۔ اس لئے ہوسکتا ہے۔ انھوں نے سونے کی انگوٹھی کو اس پر قیاس کیا ہو۔ کیونکہ بیشتر معاملات میں دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

۴۔ حضرت براء بن عازبؓ نے شاید یہ سمجھا ہو کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر انگوٹھی پہننے کی اجازت دی تھی اس لئے آپ سے اس کی ممانعت نقل کرنے کے باوجود وہ اسے پہنتے رہے[1]

بہر حال سونے کی انگوٹھی کو مردوں کے لئے مباح یا مکروہ سمجھنا صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ امام نووی ان دونوں رایوں کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اجمع المسلمون علی اباحۃ خاتم الذھب للنساء واجمعوا علی تحریمہ علی الرجال[2]

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورتوں کے لئے مباح ہے اور اس پر بھی ان کا اجماع ہے کہ وہ مردوں

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۰/۲۶۷۔ الکفایہ علی الہدایہ ۴/۱۰۵

[2] نووی شرح مسلم ۱۴/۶۵۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سونا حرام ہے

علامہ ابن دقیق العید کہتے ہیں۔

فالنہی الذی یعم ذہو قول الائمۃ واستقر الامر علیہ۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے جو منع فرمایا ہے اس سے بظاہر یہی نکلتا ہے کہ اس کا پہننا حرام ہے۔ یہی ائمہ کا قول ہے اور یہی بات بعد میں ان کے درمیان طے شدہ رہی ہے۔

فقہ حنفی کا بھی یہی مسلک ہے۔

والتختیم بالذہب علی الرجل حرام۲ سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کے لئے حرام ہے

چاندی کی انگوٹھی

چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اسے پہنا ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی وغیرہ شاہان عجم کو خطوط لکھنا چاہے تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ ان بادشاہوں کو جو خطوط لکھے جائیں ان پر مہر ہونی چاہئے۔ بغیر مہر کے خطوط کو وہ اہمیت نہیں دیتے اور انھیں نہیں پڑھتے۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔ اس سے آپ مہر کا کام لیتے تھے۔۳

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔ یہ دست مبارک میں رہی آپ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت

---

۱ فتح الباری ۱۰/۲۹۷۔ ۲ ہدایہ، کتاب الکراہیۃ ۴/۴۵۵۔

۳ بخاری، کتاب اللباس، باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ الشیئ، مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمرؓ کے ہاتھ میں اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے وہ اریس نامی کنوئیں میں گر پڑی۔ حضرت عثمانؓ نے اسے بہت تلاش کرایا۔ لیکن نہیں ملی۔ [1]

اس سلسلہ کی اور بھی روایات ہیں۔ جن میں سے بعض کا تذکرہ ہم کرتے گے۔ ان کی بناء پر چاندی کی انگوٹھی کو مردوں کے لئے بالاتفاق مباح سمجھا گیا ہے۔ صدقہ بن یسار نے حضرت سعید بن مسیب سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا ہاں پہنو اور لوگوں کو اگر وہ اعتراض کریں تو، بتاؤ کہ میں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ [2]

امام نووی کہتے ہیں۔

وقد اجمع المسلمون علی جواز خاتم الفضۃ علی الرجال۔ [3]	مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی کے جائز ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

مسلمانوں کی بحری سرگرمیاں

تاریخ اسلام کے بہت سے ایسے گوشے ہیں جن پر کما حقہ توجہ نہیں گئی جیسے تاریخ حربیات بری و بحری، تاریخ تجارت بری و بحری وغیرہ جیسے اور بہت سے موضوع ہیں جن کا جاننا تاریخ کے طالب علم کیلئے ضروری ہے ابتداء میں اگرچہ ان موضوعات پر لکھا بھی گیا ہے مگر وہ کتابیں اب موجود نہیں ہیں اسی ضرورت کے پیش نظر [illegible] [illegible] تاریخ [illegible] مسلمانوں کی بحری سرگرمیوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] صفحات [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سائز [illegible] قیمت: [illegible] روپے

[1] بخاری، کتاب اللباس، باب خاتم الفضۃ۔ مسلم، کتاب [illegible] [illegible]

[2] موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ما جاء فی لبس الخاتم [illegible] [illegible] [illegible]

© rasailojaraid.com